

سلسلہ: رسائلِ فتاویٰ رضویہ

جلد: اٹھاسویں

رسالہ نمبر 3

فتاویٰ کراماتِ غوثیہ



پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ فتاویٰ کراماتِ غوثیہ

مسئلہ اولیٰ:

از اوجین ریاست گوالیار مرسلہ جناب محمد یعقوب علی خاں صاحب
مسئلہ ۱۲: کیا فرماتے ہیں علمائے حق الیقین اور مفتیان پابند شرع متین اس مسئلہ میں کہ عبارت نظم "شام ازل اور صبح ابد" سے بیٹھ جانا
براق کا وقت سواری آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ثابت ہے۔
"مقولہ جبرئیل علیہ السلام"

نظم

مفتاح قفل گنجِ فاوچی یہی تو ہے	مسند نشین عرشِ معلیٰ یہی تو ہے
خورشید مشرقِ فتدلیٰ یہی تو ہے	مہتاب منزلِ شبِ اسریٰ یہی تو ہے
ہژدہ ہزار عالمِ رب کا خلاصہ ہے	ہمرازِ قرب ہمدامِ اوقاتِ خاصہ ہے
تھامی رکابِ طائرِ سدرہ نے دوڑ کر	سن کر یہ بات بیٹھ گیا وہ زمیں پر
کی عرض پھر براق نے یاسید البشر	رونق افزائے دیں ہوئے سلطانِ بحر و بر
اپنے غلام کو نہ فراموش کیجئے	محشر کو جب قدم سے گہر پوش کیجئے

خیر الوری نے دی اسے تسکین کہا کہ ہاں
خوش خوش وہ سوئے مسجد اقصیٰ ہو اوراں

صاحب "تحفہ قادریہ" لکھتے ہیں کہ براق خوشی سے پھولانہ سما یا اور اتنا بڑا اور اونچا ہو گیا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا۔ ارباب معرفت کے نزدیک اس معاملہ میں عمدہ تر حکمت یہ ہے کہ جس طرح آج کی رات محبوب اپنا دولت وصال سے فرح (خوشحال) ہوتا ہے اسی طرح محبوب کا محبوب بھی نعمت قرب خاص اور دولت اختصاص اور ولایت مطلق اور غوثیت برحق اور قطبیت اصطفاء اور محبوبیت مجدد و علا سے آج مالا مال ہی کر دیا جائے۔

چنانچہ صاحب "منازل اثنا عشریہ" "تحفہ قادریہ سے لکھتا ہے کہ اس وقت سیدی و مولائی مرشدی و ملجائی، قطب الاکرم، غوث الاعظم، غیاث الدارین و غوث الثقلین، قرۃ العین مصطفوی نور دیدہ مرتضوی، حسنی حسینی سرحدیقہ مدنی، نور الحقیقت والیقین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک نے حاضر ہو کر گردن نیاز صاحب لولاک کے قدم سر اپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور اس طرح عرض کیا: (بیت)

برسر و دیدہ ام بنہ اے مدنا زمین قد بود بسر نوشت من فیض قدم ازین قدم

(اے نا زمین میرے سر اور آنکھوں پر قدم رکھئے تاکہ اس کی برکت سے میری تقدیر پر فیضان قدم ہو۔ ت)

خواجہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور اس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا: میں آپ کے فرزند ان ذریات طیبات سے ہوں اگر آج نعمت سے کچھ منزل بخشئے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا۔ فرمایا: تو محی الدین ہے اور جس طرح میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کل اولیاء کی گردن پر ہوگا۔
بیت قصیدہ غوثیہ:

وکل ولی له قدم وانی علی قدم النبی بدر الکمال¹

(ہر ولی میرے قدم بقدم ہے اور میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہوں جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں۔ ت)

¹ فتوح الغیب علی ہامش بھجة الاسرار القصیدة الغوثیة مصطفیٰ البابی مصر ص ۲۳۱

پس ان دونوں عبارت کتب سے کون سی عبارت متحقق ہے؟ کس پر عمل کیا جائے؟ یا دونوں از روئے تحقیق کے درست ہیں؟ بیان فرمائیے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

الجواب:

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے وقت براق کا شوخی کرنا، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسے تنبیہ فرمانا کہ: "اے براق! کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ برتاؤ! واللہ! تجھ پر کوئی ایسا سوار نہ ہو جو اللہ عزوجل کے حضور ان سے زیادہ رتبہ رکھتا ہو۔"

اس پر براق کا شرمانا، پسینہ پسینہ ہو کر شوخی سے باز رہنا، پھر حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ کا سوار ہونا، یہ مضمون تو ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان و طبرانی و بیہقی و غیر ہم اکابر محدثین کی متعدد احادیث صحاح و حسان و صواح سے ثابت۔

جیسا کہ اس میں سے اکثر کی تفصیل امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "المخصّص الکبریٰ" میں اور دیگر علماء کرام نے اپنی شاندار تصانیف میں فرمائی ہے۔ (ت)	کما بسط اکثرها البولی الجلال السیوطی قدس سرہ فی خصائصه الکبزی ² وغیره من العلماء الکرام فی تصانیفهم الحسنی۔
---	--

اور اس کا حیا کے سبب براہ نذل و انقیاد پست ہو کر لیٹ جانا بھی حدیث میں وارد ہے۔

اور ایک روایت میں ابن اسحاق سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور پر نور صلوات اللہ و سلامہ علیہ فرماتے ہیں: جب جبریل نے اس سے کہا تو براق تھرا گیا اور کانپ کر زمین سے چسپاں ہو گیا، پس میں اس پر سوار ہو گیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ و بارک و سلم۔	ففی روایة عند ابن اسحق رفعا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فارتعشت حتی لصقت بالارض فاستویت علیها ³ ۔
---	--

² الخصائص الكبرى باب خصوصيته صلى الله عليه وسلم بالاسراء حديث امر سلمه مركز اهل سنت بركات رضا لجنات هند 1/29، المواهب اللدنية المقصد الخامس المكتب الاسلامي بيروت 3/31، مآل سيرة النبوية لابن هشام ذكر الاسراء والمعراج دار ابن كثير بيروت الجزأين، الاول والثاني ص 398

³ المواهب اللدنية بحواله ابن اسحق المقصد الخامس المكتب الاسلامي بيروت 3/39

اور یہ روایت کہ سوال میں تحفہ قادریہ سے ماثور، اس کی اصل بھی حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم میں مذکور۔۔۔۔۔ فاضل عبدالقادر قادری عہ بن شیخ محی الدین اربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت و حقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب حرز العاشقین میں فرماتے ہیں:

ان لیلۃ المعراج جاء جبرئیل علیہ السلام ببراء الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاهر، ونعل رجلہ كاللہلال الباهر،	یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اچک لے جانے والی بجلی سے زیادہ شتاب روتھا، اور اس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا جو ند ڈالنے والا ہلال
--	---

عہ: حضرت علامہ عبدالقادر قادری بن محی الدین الصدیقی الاربلی جامع علوم شریعت و حقیقت تھے۔ علماء کرام اور صوفیہ عظام میں عمدہ مقام پایا۔ آپ کے اساتذہ میں الشیخ عبدالرحمن الطالبانی جیسے اجلہ فضلاء شامل ہیں۔ اور فہ میں ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء میں وصال پایا۔ آپ کی تصانیف میں سے مشہور کتابیں یہ ہیں:

- ۱۔ آداب المریدین ونجاة المسترشدين
- ۲۔ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر
- ۳۔ النفس الرحمانية فی معرفة الحقیقة الانسانية ۴۔ الدر المکنون فی معرفة السر المصون
- ۵۔ حدیقة الازہار فی الحکمة والاسرار
- ۶۔ شرح الصلاة المختصرة للشیخ اکبر
- ۷۔ الدرر المعتبرة فی شرح الابیات الثمانية عشره ۸۔ شرح اللغات للفخر الدین العراقی
- ۹۔ القواعد الجبعية فی الطریق الرفاعية
- ۱۰۔ مجموعة الاشعار فی الرقائق والاثار
- ۱۱۔ مرآة الشہود فی وحدة الوجود
- ۱۲۔ مسک الختام فی معرفة الامام. مختصر فی کراستہ
- ۱۳۔ الالہامات الرحمانية فی مراتب الحقیقة الانسانية
- ۱۴۔ حجة الذاکرین ورد المنکرین۔
- ۱۵۔ الطریقة الرحمانية فی الرجوع والوصول الی الحضرة العلیة۔
- تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:
- ۱۔ معجم المؤلفین، عبر رضا کحالہ، الجزء الخامس ص ۳۵۴
- ۲۔ ہدیة العارفين، اسماعیل باشا البغدادی جلد اول ص ۶۰۵

<p>اور اس کی کیلیں جیسے روشن تارے۔ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے لئے اسے قرار و سکون نہ ہوا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور کی خاک نعل پر قربان، میری آرزو یہ ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمائیں کہ روز قیامت مجھی پر سوار ہو کر جنت میں تشریف لے جائیں۔ حضور معلیٰ صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ براق نے عرض کی: میں چاہتا ہوں حضور میری گردن پر دست مبارک لگادیں کہ وہ روز قیامت میرے لیے علامت ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔ دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت و شادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اور طرب سے پھول کر چالیس ہاتھ اونچا ہو گیا۔ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لمحہ سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے آقا! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا: "میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر۔"</p>	<p>ومسبارہ كالانجم الظواهر. ولم يأخذ ه السكون والتينكين ليركب عليه النبي الامين. فقال له النبي صلى الله عليه وسلم. لم لم تسكن يا براق حتى اركب على ظهرك. فقال روح فداء لتراب نعلك يا رسول الله اتمنى ان تعاھدني ان لاتركب يوم القيامة على غير حين دخولك الجنة. فقال النبي صلى الله عليه وسلم يكون لك ماتمنيت. فقال البراق التمس ان تضرب يدك المباركة على رقبتي ليكون علامة لي يوم القيامة. فضرب النبي صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يده على رقبة البراق. ففرح البراق فرحاً حتى لم يسع جسده روحه ونلى اربعين ذراعاً من فرحه وتوقف في ركوبه لحظة لحكمة خفية ازلية. فظهرت روح الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال يا سيدى ضع قدمك على رقبتي واركب. فوضع النبي صلى الله تعالیٰ عليه وسلم قدمه على رقبته وركب. فقال قدمي على رقبتك و قدمك على رقبة كل اولياء الله تعالیٰ⁴ انتھی۔</p>
---	--

⁴ تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المنقبة الاولى سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۳، ۲۵
نوٹ: زیر نظر نسخہ حضرت مولانا ابوالمنصور محمد صادق قادری فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد کے ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

اس کے بعد فاضل عبدالقادر اربلی فرماتے ہیں:

<p>یعنی اے برادر! بیچ اور ڈر اس سے کہ کہیں تو انکار کر بیٹھے اور شعب معراج حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاضری پر تعجب کرے کہ یہ امر تو صحیح حدیثوں میں اوروں کے لئے وارد ہوا ہے، مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آسمانوں میں ارواح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ؑ کو ملاحظہ فرمایا، اور جنت میں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؓ کو دیکھا اور مقعد صدق میں اولیں قرنی اور</p>	<p>فایاک یا اخی ان تکون من المنکرین المتعجبین من حضور روحه لیلة المعراج لانه وقع من غیره فی تلك اللیلة كما هو ثابت بالاحادیث الصحیحة کرؤیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارواح الانبیاء فی السیوت وبلال فی الجنة وایسا القرنی فی مقعد الصدق و</p>
---	--

عہ ۱: تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی تفضیلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المطبعة الشركة الصحافیة ۱۳۵/۱

عہ ۲: حدیث شریف میں ہے: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لبلال صلوة الغداة يا بلال حدثني بأرجى عمل عملته

عندك في الاسلام منفعه فاني سمعت اللیلة خشف نعليك بين يدي في الجنة⁵. الحديث

ایک اور حدیث میں یوں ہے: عن ابن عباس قال لیلة اسرى برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم دخل الجنة فسمع في جانبها

خشفا فقال يا جبريل من هذا فقال هذا بلال المؤمن فقال قد افلح بلال رأيت له كذا كذا⁶۔

حضرت ابوامامہ کی روایت میں مرفوعاً ہے: فقيل هذا بلال يمشي امامك⁷۔

مذکورہ روایات اور احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت میں

ملاحظہ فرمایا۔

⁵ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم. ام انس بن مالک وبلال ۲/۲۹۲

⁶ منتخب کنز العمال علی هامش مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۳/۲۶۹

⁷ الكامل لابن عدی ترجمہ یحییٰ بن ابی حییة ابو جناب الکلبی دار الفکر بیروت ۷/۲۶۷

<p>بہشت میں زوجہ ابو طلحہ ^{عہ} کو اور جنت میں غمیصاء بنت ملحان کی پچھل ^{عہ} سنی، جیسا کہ ہم اس سے قبل ذکر کر چکے ہیں۔</p>	<p>امراة ابی طلحة فی الجنة، وسماعه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خشخشة الغمیصاء</p>
---	---

^{عہ} ۱: حدیث میں ہے: عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رأیت الجنة فرأیت امرأة ابی طلحة الحدیث ⁸۔
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے جنت میں ابو طلحہ
کی زوجہ کو دیکھا۔

^{عہ} ۲: حدیث شریف میں ہے: عن انس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال دخلت الجنة فسمعت خشخشة فقلت من هذا قالوا هذه الغمیصاء
بنت ملحان امر انس بن مالک ⁹۔

ایک اور روایت میں یوں بیان ہوا: عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخلت الجنة فسمعت خشخشة بین یدی فاذا ہی
الغمیصاء بنت ملحان امر انس بن مالک ¹⁰۔

مسند احمد کی دوسری روایت یوں ہے: عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخلت فسمعت بین یدی خشخشة فاذا انا بالغمیصاء بنت
ملحان ¹¹۔

ان روایات کا مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کی والدہ حضرت غمیصاء بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
جنت میں پچھل سنی۔

نوٹ: یاد رہے کہ غمیصاء بنت ملحان یہی زوجہ ابو طلحہ ہیں۔ فأعلم ذلك
(حاشیہ منجانب امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

⁸ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم. امر انس بن مالک و بلال ۲/۲۹۲

⁹ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم. امر انس بن مالک و بلال ۲/۲۹۲

¹⁰ مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۹۹

¹¹ مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۱۰۶

<p>اور حرز العاشقین وغیرہ کتابوں میں کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست پر حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم حاضر کر دیا۔ روح امام نے حاضر ہو کر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام کیا۔^۱ اور عارف اجل شیخ محمد چشتی نے کتاب رفیق الطلاب میں حضرت شیخ الشیوخ قدس سرار ہم سے نقل کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج کچھ لوگ اپنی امت کے ملاحظہ فرمائے^۲ اور شیخ نظام الدین گنجوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے: جب حضور پُر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ رونق افروز پشت براق پر تھے اور براق کا زین پوش میرے کندھے پر تھا۔ اور عمدۃ المحدثین امام نجم الدین غیظی کتاب المعراج میں فرماتے ہیں: جب حضور معلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف لے گئے اس پر ایک ابر چھایا^۳ جس میں ہر قسم کا رنگ تھا، جبریل امین</p>	<p>بنت ملحان فی الجنة کما ذکرنا قبل هذا، و ذکر فی حرز العاشقین وغیرہ من الكتب ان نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقی لیلۃ المعراج سیدنا موسیٰ علیہ السلام فقال موسیٰ مرحباً بالنبی الصالح والاخ الصالح انت قلت علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل، ارید ان یحضر احد من علماء امتک لیتکلم معی فأحضر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روح الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ الی موسیٰ علیہ السلام (وساق القصة ثم قال)، وفي کتاب رفیق الطلاب لاجل العارفين الشيخ محمد الجشتی نقلاً عن شیخ الشیوخ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی رأیت رجلاً من امتی فی لیلۃ المعراج انیہم اللہ تعالیٰ (الخ ثم قال) وقال الشیخ نظام الدین الکنجوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را کباً علی البراق و</p>
---	--

عہ ۱: (۱) نیر اس شرح شرح عقائد، علامہ عبد العزیز پرباری، ص ۳۸۸

(ب) مقابیس الجالس اردو ترجمہ از واحد بخش سیال ص ۲۵۵

(ج) معراج النبی از علامہ سید احمد سعید کاظمی ص ۲۸ اور مابعد

(د) عرفان شریعت (مجموعہ فتاویٰ امام احمد رضا) مرتبہ مولانا محمد عرفان علی حصہ سوم ص ۹۱ تا ۸۲

عہ ۲: رفیق الطلاب مجتہد دہلی ص ۲۸

عہ ۳: عمدۃ الفضلاء المحققین امام نجم الدین غیظی فرماتے ہیں: واما الرفوف فیحتمل ان المراد به السحابة التي غشيتہ وفيها من كل لون التي رواها

ابن ابی حاتم عن انس وعند ما غشيتہ تاخو عنه جبریل۔ (کتاب المعراج (مؤلفہ رجب ۹۹۹ھ) مطبوعہ مصر، ص ۸۹)

<p>علیہ الصلوٰۃ والسلام پیچھے رہ گئے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستوی پر جلوہ عہ فرما ہوئے وہاں قلموں کے لکھنے کی آواز گوشِ اقدس میں آئی اور ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ نور عرش میں چھپا ہوا ہے، حضور نے دریافت فرمایا: کیا یہ فرشتہ ہے؟ جواب ہوا: نہیں۔ پوچھا کیا یہ نبی ہے؟ کہا: نہیں بلکہ یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یاد خدا میں تر رہتی اور دل مسجدوں میں لگا رہتا۔ کبھی کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر اپنے والدین کو بُرا نہ کہلوا یا عہ انتہی۔</p>	<p>غاشیتہ علی کتفی انتھی وقال عمدة المحدثین الامام نجم الدین الغیظی فی کتاب المعراج ثم رفع الی سدرۃ المنتہی فخشبہ سبحانہ فیہا من کل لون فتأخر جبریل علیہ السلام ثم عرج لستوی سمع فیہ صریف الاقلام ورأی رجلا مغیبا فی نور العرش فقال من هذا أملك؟ قیل: لا۔ قال: أنبی؟ قیل: لا، هذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ تعالیٰ وقلبه معلق بالمساجد ولم یستسب لو الدیہ قط¹² الخ ما فی التفریح ملخصا۔</p>
--	--

یعنی جب معراج میں اتنے لوگوں کی ارواح کا حاضر ہونا احادیث و اقوال علماء و اولیاء سے ثابت ہے تو روح اقدس حضور پر نور سید الاولیاء غوث الاصفیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاضری، کیا جائے تعجب و انکار ہے بلکہ ایسی حالت میں حاضر نہ ہونا ہی محل استعجاب ہے۔ اک ذرا انصاف و اندازہ قدر قادریت درکار ہے۔

اقول وباللہ التوفیق (میں کہتا ہوں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔ ت) فقیر غفر لہ المولیٰ القدر نے اپنے رسالہ "ہدیٰ الحیدران فی نفی الغئی عن سید الاکوان" میں بعونہ تعالیٰ ایک فائدہ جلیلہ لکھا کہ مطالب چند قسم ہیں، ہر قسم کا مرتبہ جدا اور ہر مرتبہ کا پایہ ثبوت علیحدہ۔ اس قسم مطالب احادیث میں ظہور نہ ہونا مضر نہیں، بلکہ کلمات علماء و مشائخ میں ان کا ذکر کافی۔

عہ ۱: امام نجم الدین غیظی فرماتے ہیں: ثم عرج به حتی ظهر لستوی سمع فیہ صریف الاقلام۔ (کتاب المعراج، مطبوعہ مصر، ص ۸۹، ۸۷)

عہ ۲: تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: کتاب المعراج ص ۹

¹² تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر المنقبۃ الاولیٰ سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص ۲۵۳۲۸

امام خاتمہ المحدثین جلال الملئہ والدین سیوطی قدس سرہ الشریف نے "مناہل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء" میں اس روایت کی نسبت کہ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کے وصال اقدس کے بعد کلام طویل میں حضور کو ہر جملہ پر بکلمہ "باپی انت و امی یا رسول اللہ" (یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ت) ندا کر کے فضائل جلیلہ وخصائص جمیلہ بیان کئے، تحریر فرمایا:

<p>یعنی میں نے یہ روایت کسی کتاب حدیث میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اور امام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے ایک حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اور ایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے تعلق نہیں آتی۔</p>	<p>لم اجده فی شیعی من کتب الاثر لکن صاحب اقتباس الانوار وابن الحاج فی مدخلہ ذکر اہ فی ضمن حدیث طویل و کفی بذلک سندا لبتلہ فانہ لیس مباہتعلق بالاحکام¹³۔</p>
---	--

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نسیم الریاض¹⁴ شرح شفاء قاضی عیاض میں نقل کیا اور مقرر رکھا۔ بالجمہ روح مقدس کاشب معراج کو حاضر ہونا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت غوثیت کی گردن مبارک پر قدم اکرم رکھ کر براق یا عرش پر جلوہ فرمانا، اور سرکار ابد قرار سے فرزند ارجمند کو اس خدمت کے صلہ میں یہ انعام عظیم عطا ہونا۔ ان میں کوئی امر نہ عقلاً اور شرعاً مجبور اور کلمات مشائخ میں مسطور و ماثور، کتب حدیث میں ذکر معدوم، نہ کہ عدم مذکور، نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور، اور قدرت قادر و وسیع و موفور، اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر رد و انکار کیا مقتضائے ادب و شعور۔ اب یہ رہا کہ اس حدیث میں کہ براق برق رفتار زمین سے لپٹ گیا۔ اور اس روایت میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردن حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قدم رکھ کر زیب پشت براق ہوئے، بظاہر تانی ہے۔

اقول: اصلاً منافات نہیں، بلکہ جب اسی روایت میں مذکور کہ براق فرط فرحت سے

¹³ نسیم الریاض بحوالہ مناہل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع برکات رضا گجرات ہند/ ۲۴۸

¹⁴ نسیم الریاض بحوالہ مناہل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع برکات رضا گجرات ہند/ ۲۴۸

چالیس ہاتھ اونچا ہو گیا اور بڑے ظاہر کہ جو مژگب عہ اس قدر بلند ہو وہ کیسا ہی زمین سے ملصق عہ ہو جائے تاہم قامت انسان سے بہت بلند رہے گا اور اس پر سواری کے لئے ضرور حاجتِ نردبان عہ ہوگی۔ اب ایک چھوٹے سے جانور قبیل عہ ہی کو دیکھئے کہ جب ذرا بلند و بالا ہوتا ہے اسے بٹھا کر بھی بے زینہ سواری قدرے دقت رکھتی ہے۔ تو اگر براق بوجہ حیاء و منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے لئے زمین سے لپٹ گیا ہو اور پھر بھی بوجہ طول ارتقاع حاجتِ زینہ ہو جس کے لئے روح سرکارِ غوثیت مدارِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاضر ہو کر اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر قدم اکرم اپنا شانہ مبارک رکھا ہو، کیا جائے استعجاب عہ ہے۔

<p>اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم، آپ کے کرم والے آل و اصحاب، آپ کے کریم بیٹے غوث اعظم اور ان کے صدقے میں ہم پر رحمت، برکت اور سلام نازل فرمائے۔ (ت)</p>	<p>وصلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب الاکرم والہ وصحبہ اهل الکرم وابنہ الکریم الغوث الاعظم وعلینا بجآھم وبارک وسلم۔ واللہ سبخنہ وتعالیٰ اعلم وعلہ جل مجدہ اتم واحکم۔</p>
--	--

مسئلہ دوم:

از کٹھور ضلع سورت اسٹیشن سائن پرب مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ

مسئلہ ۱۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں:

اول: ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلیٰ پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر سوار کر کے پہنچایا، یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی، یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور حضرت جبریل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انجام کو نہ پہنچا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔

عہ ۱: مژگب بمعنی سواری عہ ۲: ملصق ہونا: چٹ جانا، مل جان عہ ۳: سیڑھی عہ ۴: ہاتھی عہ ۵: تعجب۔

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔
تیسرے یہ کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے ناراض اور غصہ میں ہو کر چھین لی تھی۔
چوتھے یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکر صدیق سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔
ان اقوال کا کیا حال ہے؟ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پائیں اور رفع نزاع بین الفرقین فرمائیں۔
المستفتی

عبدالحق عفاعنہ کٹھور، ضلع سورت، گجرات (بھارت)

مؤرخہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ

الجواب:

اللهم لك الحمد فقير غفر الله تعالى له كلمات چند مجمل و سود مند عہ گزارش کرے اگرچہ فریقین میں سے کسی کو پسند نہ آئیں مگر
بعونہ تعالیٰ حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں والحق احق ان یتبع واللہ الہادی الی صراط مستقیم (اور حق ہی اتباع کے زیادہ لائق
ہے، اور اللہ تعالیٰ سیدھی راہ دکھانے والا ہے۔)

جواب سوال ۲: یہ قول کہ "اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح
وجائز الاطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلو مرتبہ نبوت عہ ۲"

عہ ۱: مفید

عہ ۲: مرتبہ غوثیت، مرتبہ نبوت کے پیچھے اور اس سے نیچے ہے۔

ہے۔ خود حضور معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "جو قدم میرے جدِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے، کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔"

از نبی برداشتن گام از تو بنادان قدم
غیر اقدام النبوة سدّ مشاھا الختام¹⁵
(نبی کا قدم اٹھانا اور آپ کا قدم رکھنا ہے علاوہ اقدام نبوت کے، کہ وہاں ختم نبوت نے راستہ بند کر دیا ہے)
اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وارد:

لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد ¹⁶ و الترمذی والحاکم عن عقبه بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا (اس کو امام احمد، ترمذی اور حاکم نے عقبہ بن عامر سے جبکہ طبرانی نے مجمع کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔)
--	--

دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وارد:

لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیاً۔ رواہ ابن عساکر ¹⁷ عن جابر بن عبد اللہ وعن ابن عباس وعن ابن اوفیٰ والباوردی	اگر ابراہیم جیتے تو صدیق و پیغمبر ہوتے۔ (اس کو ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس اور ابن اوفیٰ سے، جبکہ الباوردی نے حضرت
---	---

15

¹⁶ جامع الترمذی ابواب المناقب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امین کینی دہلی ۲۰۰۹ء، المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة لوکان بعدی نبی لکان عمر دار الفکر بیروت ۸۵/۳، المعجم الکبیر حدیث ۴۷۵، المكتبة الفیصلیة بیروت ۱۸۰/۱۷، مسند امام احمد بن حنبل حدیث عقبہ بن عامر المكتبة الاسلامی بیروت ۱۵۴/۴

¹⁷ تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر بنیہ وبناتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وازواجه دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۷۵، کنز العمال بحوالہ الباوردی عن انس و ابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ، ابن عباس و ابن اوفیٰ حدیث ۳۲۲۰۴/۱۱ ۲۶۹

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ انس بن مالک سے روایت کیا، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔

علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہ کی نسبت کہا ہے کہ: "اگر اب کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے۔" امام ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

قال في "شرح المہذب" نقلاً عن الشيخ الامام المجمع على جلالته وصلاحه وامامته ابي محمد الجويني الذي قيل في ترجمته لو جاز ان يبعث الله في هذه الامة نبيا لكان ابا محمد الجويني¹⁸۔
شرح مہذب میں کہا نقل کرتے ہوئے اس شیخ و امام سے جن کی جلالت و صلاحیت و امامت پر اجماع ہے یعنی ابو محمد جوینی علیہ الرحمہ جن کے تعارف میں کہا گیا ہے کہ اگر اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت میں کسی نبی کو بھیجا جائز ہوتا تو وہ ابو محمد جوینی ہوتے (ت)

مگر ہر حدیث حق ہے، ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہیے، بے ثبوت نسبت جائز نہیں، اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال ۴: حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانا، بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں کہما رأیت فی بعض کتبہم التصریح بذلک (جیسا کہ میں نے ان کی بعض کتابوں میں اس پر تصریح دیکھی۔ ت)

اس تقدیر پر تو اصلاً استبعاد^{۱۸} نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایراد کیا گیا سب بے جاوے محل ہے اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہو، تاہم بلاشبہ عقلاً اور شرعاً جائز اور اس میں درایۃ کوئی استحالہ^{۱۹} درکنار استبعاد بھی نہیں۔ "إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" ﴿۱۹﴾۔ (بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ت)

عہ: ۱۔ دوران قیاس عہ: ۲۔ مجال ہونا

¹⁸ الفتاویٰ الحدیثیہ مطلب قیل لو جاز ان یبعث اللہ فی ہذہ الامۃ نبیاً الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۳۲۵، ۳۲۴

¹⁹ القرآن الکریم ۲۰/۴

نہ ظاہر میں ام المؤمنین کے پاس شیر نہ ہونا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ للعادہ^{۱۷} اسباب ظاہر پر موقوف نہیں، نہ روح عام متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہ مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی۔ نہ جسم، جسم شہادت میں منحصر۔ جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ^{۱۸}، کیفماکان^{۱۹} شک نہیں کہ روح مفارق^{۲۰} کی طرف نصوص متواترہ میں نزول و صعود و وضع و تمکن وغیرہ اعراض جسم و جسمانیت قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول^{۲۱} یا لیت شعری جب ارواح شہداء کا میوہ ہائے جنت کھانا ثابت۔

<p>(امام ترمذی کعب ابن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں میں میوہ ہائے جنت سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔</p>	<p>الترمذی عن كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان ارواح الشهداء في طير خضر تعلق من ثمر الجنة²⁰۔</p>
---	--

جبکہ دوسری روایت میں ارواح عام مؤمنین کے لئے یہی ارشاد:

<p>امام احمد امام شافعی سے وہ امام مالک سے وہ زہری سے وہ عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ) مومن کی روح پرندہ کی صورت میں جنت کے درختوں میں رہتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اپنے جسم کی طرف لوٹا دے گا۔</p>	<p>الامام احمد عن الامام الشافعي عن الامام مالك عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن ابيه رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نسمة المؤمن طائر يعلق في شجر الجنة حتى يرجعه الله تعالى في جسده يوم يبعثه²¹۔</p>
--	---

عہ ۱: عادت کے خلاف، کرامت وغیرہ عہ ۲: وہ احادیث جو احوال برزخ پر مشتمل ہیں ان میں جسم مثالی بکثرت ذکر آیا ہے لہذا وہ احادیث جسم مثالی کے وجود پر گواہ ہیں۔ عہ ۳: کوئی بھی صورت ہو عہ ۴: جسم سے جدا روح عہ ۵: اہل سنت کے نزدیک اپنے ظاہری معنی پر ہے ان میں کوئی تاویل نہیں کی گئی۔

²⁰ جامع الترمذی ابواب فضائل الجہاد باب ماجاء في ثواب شهيد امين كميني دہلی ۱۹۷۱

²¹ مسند احمد بن حنبل حدیث کرب بن مالک انصاری المکتب الاسلامی بیروت ۳/۵۵۳

تو دودھ پلانے میں کیا استحالہ ہے۔ حال روح بعد فراق و پیش از تعلق میں فارق عہ کیا ہے؟ آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ الکریم و علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے صحیح حدیث میں ہے: "جنت میں دودا یہ ان کی مدت رضاعت پوری کرتی ہیں۔"

<p>اس کو امام احمد و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابراہیم میرا بیٹا جو شیر خوارگی کی عمر میں وصال فرما گیا ہے بیشک جنت میں اس کیلئے دودا یہ ہیں جو اس کی مدت رضاعت پوری کریں گی۔ (ت)</p>	<p>رواہ احمد و مسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابراہیم ابني وانه مات فی الشدی وانه لو ظئرین یکملان رضاعه فی الجنة²²۔</p>
--	---

بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ میں نہ مثبت وقوع عہ قول بالوقوع تا وقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف عہ^۳ و بے اصل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب سوال ۳: زنبیل ارواح عہ^۴ چھین لینا خرافات مخترعہ جنال سے ہے۔ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ، اولیاء بشر سے بالاجماع افضل۔ تو مسلمانوں کو ایسے ابا طیل واہیہ

عہ^۱: روح کے جسم سے جدا ہونے کے بعد کی حالت اور جسم سے متعلق ہونے سے پہلے کی حالت میں کوئی فرق نہیں۔

عہ^۲: ان دلائل سے استحالہ کی نفی ہوتی ہے لیکن اس کا واقع ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

عہ^۳: من گھڑت، جھوٹ، بے ہودہ

عہ^۴: روحوں کا تھیلا۔

²² صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمته صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال الخ قدیمی کتب خانہ ۲۵۴/۲، مسند احمد بن حنبل عن انس بن

سے احترام لازم ہے۔ واللہ الهادی الی سبیل الرشاد۔

جواب سوال ۵: یونہی جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں یا ان کے ہمسر ہیں،

عہ: تنبیہ: بنائے انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ روحیں بامر الہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے باذن الہی پھر اپنے اجسام کی طرف پلٹ آئی ہوں کہ احیاء مردہ حضور پر نور و دیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے کہ جس کے انکار کی گنجائش نہیں۔

یوں ہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظر صحائف محو اثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا بہرکت دُعائے محبوب قبض سے باز رکھے گئے ہوں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب لوائح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد ثربی قدس سرہ میں لکھتے ہیں:

لما ضعف ولده احمد واشرف على الموت وحضر عزرائيل
لقبض روحه قال له الشيخ ارجع الى ربك فراجعه فان
الامر نسخ فراجع عزرائيل وشفى احمد من تلك الضعفة
وعاش بعدها ثلاثين عاماً²³۔

یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتواں ہو کر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہو چکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے، صاحبزادے نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس برس زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

²³ الطبقات الكبزی (لوائح الانوار) خاتمة الكتاب ترجمہ ۲۰ شیخ محمد الشرابی دار الفکر بیروت ۱۸۵/۲

گمراہ بد مذہب ہے۔ سبحان اللہ، اہل سنت کا اجماع ہے کہ حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام اولیاء مرجع العرفاء امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرم و افضل و اتم و اکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی، شیعہ، رافضی مانتے ہیں، نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفضیل عہ دینی کہ معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و خرق اجماع امت مرحومہ ہے لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا جائے کہ میں نے حق محبت حضور پر نور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل بتایا، حالانکہ ان بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، وباللہ التوفیق۔

جواب سوال 1: رہا شب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حاضر ہو کر پائے اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا، اور وقت رکوب براق یا صعود عرش زینہ بننا، شرعاً و عقلاً اس میں کوئی بھی استحالہ نہیں۔

سدرۃ المنتہیٰ اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظر ارواح۔ عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کو عرش بلکہ ما فوق العرش تک ثابت و واقع، جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاء کا منکر۔ بلکہ با وضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ:

"اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔"

نہ اس قصہ میں معاذ اللہ بوائے تفضیل یا ہمسری حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نکلتی ہے، نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جاسکتا ہے۔ کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔ درپردہ اس میں براق کو فضیلت دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ نفس نفیس تو نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعے سے حضور کی رسائی ہوئی۔

عہ: فضیلت دینا

یا ہذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم واجلال سلاطین بجالاتے ہیں کیا ان کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے؟۔۔۔۔۔ علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر۔۔۔۔۔ نردبان عہہ ہی کو دیکھیں کہ زینہ صعود ہے اور خود اصلاً صعود پر قادر نہیں۔

فرض کیجئے کہ ہنگام بت کنگنی حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پر نور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیماًتہ علیہ وعلیٰ آلہ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کر بت گراتے تو کیا اس کا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو معاذ اللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قادر تھے۔ غرض ایسے معنی محال، نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد، نہ ان کے قائلین بے چاروں کو مراد، واللہ الہادی الی سبیل الرشاد (اور اللہ تعالیٰ ہی درست راستے کی طرف ہدایت عطا فرمانے والا ہے۔ت)

یہ بیان ابطال استحاله واثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا۔ رہا اس روایت کے متعلق بقیہ کلام، وہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ کے مجلد دوم عہہ العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة کی کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی اوجین سے آیا اور اس کا جواب قدرے مفصل دیا گیا۔

خلاصہ مقصد اس کا مع زیادات جدیدہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور، اس میں عقلی و شرعی کوئی استحاله نہیں، بلکہ احادیث واقوال اولیاء و علماء میں متعدد ہندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد۔ (۲،۱) مسلم اپنی صحیح اور ابوداؤد طیالسی مسند میں جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبد بن حمید بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

و دخلت الجنة فسبعت خشفة فقلت ما هذه قالوا هذا بلال ثم دخلت الجنة فسبعت خشفة فقلت ما هذه	میں جب جنت میں داخل ہوا تو ایک پچھل سنی، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ملائکہ نے عرض کی: یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا، پچھل سنی، میں نے پوچھا
---	---

عہہ: سیرھی

عہہ: یاد رہے کہ فتاویٰ رضویہ قدیم میں یہ مسائل شامل اشاعت نہیں ہو سکے تھے اب ان کو اشاعت جدید میں کتاب الشتی کے پیش نظر جلد میں شامل کر دیا گیا ہے۔

یہ کیا ہے؟ عرض کیا: غمیصاء بنت لمحان، یعنی ام سلیم مادر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔	قالوا هذه الغمیصاء بنت ملحان ²⁴ ۔
--	--

ان کا انتقال خلافت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوا کہما ذکرہ الحافظ فی التقریب²⁵ (جیسا کہ حافظ نے تقریب میں اس کو ذکر کیا۔ ت)

(۳) امام احمد و ابو یعلیٰ بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور

(۴) طبرانی کبیر اور ابن عدی کا مل بسند حسن ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ بلال مؤذن ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	دخلت الجنة فسمعت فی جانبها وجسافقلت یا جبرئیل ما هذا قال هذا بلال المؤمن ²⁶ ۔
--	--

(۵) امام احمد و مسلم و نسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای، حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں:

(میں بہشت میں رونق افروز ہوا، اپنے آگے ایک کھڑکا سنا، پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: غمیصاء بنت لمحان۔	دخلت الجنة فسمعت خشفة بین یدی، فقلت ما هذه الخشفة، فقيل الغمیصاء بنت ملحان ²⁷ ۔
---	--

²⁴ کنز العمال بحوالہ عبد بن حمید عن انس والطیالسی عن جابر حدیث ۳۳۱۶۱ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۵۳، مسند ابی داؤد الطیالسی عن جابر

حدیث ۱۷۱۹ دار المعرفۃ بیروت الجزء السابع ص ۲۳۸، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲

²⁵ تقریب التہذیب ترجمہ ۸۷۸۰ ام سلیم بنت ملحان دار الکتب العلمیہ بیروت ۴/۶۸۸

²⁶ کنز العمال حدیث ۳۳۱۶۲ و ۳۳۱۶۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۵۳، الكامل لابن عدی ترجمہ یحییٰ بن ابی حبیہ ابن جناب الکلبی دار الفکر

بیروت ۷/۲۶۷۰

²⁷ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲، مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ المکتب

الاسلامی بیروت ۳/۹۹

(۶) امام احمد و نسائی و حاکم باسناد صحیحہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسمعت فيها قراءة: فقلت من هذا؟ قالوا حارثة بن نعمان كذلكم البر كذلكم البر ²⁸ -	میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا وہاں قرآن کریم پڑھنے کی آواز آئی، پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کی گئی: حارثہ بن نعمان۔ نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے۔
--	---

یہ حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں راہی جنان ہوئے قالہ ابن سعد فی الطبقات و ذکرہ الحافظ فی الاصابة²⁹ (ابن سعد نے طبقات میں اور حافظ نے اصابہ میں اس کو ذکر کیا۔ت)

(۷) ابن سعد طبقات میں ابو بکر عدوی سے مرسل راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنة فسعت نحيمة من نعيم ³⁰ -	میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعيم کی کھکاسنی۔
---	--

یہ نعيم بن عبد اللہ عدوی معروف بہ نعام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے۔

كما ذكره موسى بن عقبة في المغازي عن الزهري وكذا قاله ابن اسحق ومصعب الزبيدي وآخرون كما في الاصابة ³¹ -	جیسا کہ موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں زہری کے حوالے سے اس کو ذکر کیا یوں ہی کہا ابن اسحق اور مصعب زبیری اور دیگر علماء نے جیسا کہ اصابہ میں ہے۔(ت)
---	---

²⁸ مسند احمد بن حنبل عن عائشه رضي الله عنها المکتب الاسلامی بیروت ۳۶/۶، المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة مناقب حارثہ بن نعمان دار الفکر بیروت ۲۰۸/۳، الاصابة فی تمییز الصحابة بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۲۹۸/۱

²⁹ الاصابة فی تمییز الصحابة بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دار صادر بیروت ۲۹۹/۱، الطبقات الکبریٰ لابن سعد ترجمہ حارثہ بن نعمان دار الفکر بیروت ۳۸۸/۳

³⁰ الطبقات الکبریٰ لابن سعد الطبقة الثانیة من المهاجرين والانصار ترجمہ نعيم بن عبد الله المعروف النخاع دار صادر بیروت ۱۳۸/۴

³¹ الاصابة فی تمییز الصحابة ترجمہ نعيم بن عبد الله ۵۶۸/۳ دار صادر بیروت

تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی، حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

<p>پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا، ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ لے کر بیت المعمور سے بیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پائی، ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح، اور دوسری قسم کا خاکستری لباس۔ میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ سپید پوش بھی گئے، میلے کپڑوں والے روکے گئے مگر ہیں وہ بھی خیر و خوبی پر۔ پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمور میں نماز پڑھی۔ پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔</p>	<p>ثم صعدت الى السماء السابعة فاذا انا بابراهيم الخليل مسند الظهر الى البيت المعمور (فذكر الحديث الى ان قال) واذا بامتي شطرين شطر عليهم ثياب بيض كأنها القراطيس و شطر عليهم ثياب رمد فدخلت البيت المعمور ودخل معي الذين عليهم الثياب البيض وحجب الاخرون الذين عليهم ثياب رمد وهم على خير فصليت انا ومن معي من المومنين في البيت المعمور ثم خرجت انا ومن معي³³ (الحديث)</p>
---	---

ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلم عزوجل شریف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی۔ تو حضور غوث الوری اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہ ان اجلی پوشاک والوں میں ہیں، جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جا کر نماز پڑھی، والحمد لله رب العالمین (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ ت) اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے، اور جب یہاں تک بجز اللہ ثابت تو معاملہ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ قول مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیا جائے۔ ہاں سند محدثانہ نہیں۔۔۔۔۔ پھر نہ ہو۔۔۔۔۔ اس جگہ اسی قدر بس ہے۔ سند معنعن عہ کی حاجت نہیں،

عہ: ایسی روایت جس میں ایک راوی دوسرے راوی سے "عن فلان" کے لفظ سے روایت کرے۔

³³ تاریخ دمشق الكبير باب ذكر عروجه الى السماء الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۹۳، دلائل النبوة للبيهقي باب الدليل على ان النبي صلى الله عليه وسلم عرج به الى السماء دار الكتب العلمية بیروت ۲/۹۳-۳۹۳، الدر المنثور بحواله ابن جرير وابن حاتم وغيره الخ تحت الآية دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۷۲

کما بیناہ فی رسالتنا "ہدی الحیران فی نفی الفعی عن سیدالاکوان" (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "ہدی الحیران فی نفی الفعی عن سیدالاکوان" میں سے بیان کیا ہے۔)

امام جلال الدین سیوطی نے "مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء" میں مرثیہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ "یا بی انت وامی یا رسول اللہ" ³⁴

<p>میں نے یہ روایت کسی کتاب حدیث میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اور امام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اور ایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے تعلق نہیں۔</p>	<p>لم اجده فی شیعی من کتب الحدیث الاثر (الی قولہ) بالاحکام ³⁵۔</p>
--	---

اور یہ تو کسی سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرار ہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلان عن فلان میں منحصر نہیں، وہاں ہزار ہا ابواب وسیعہ و اسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں سے کسی کے ہزاروں حصہ تک نہیں، تو اپنے طریقہ سے نہ پانے کو ان کی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے۔

انسان کی سعادت کبریٰ ان مدارج عالیہ و معارج عالیہ تک وصول رہے۔۔۔۔۔ اور اس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم، نہ کہ معاذ اللہ انکار و تکذیب کو سخت مسبلکہ ہائلہ ہے، والعیاذ باللہ رب العلمین (اور اللہ تعالیٰ کی پناہ جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا)۔۔۔۔۔ جیسے آج کل ایک بحرینی بے بہرہ نے رسالہ "لباب المعانی" سیاہ کر کے مصر میں چھپوایا اور صرف اس پر کہ حضرت امام عارف باللہ، ثقہ، حجت، فقیہ، محدث، امام القراء، سیدی ابوالحسن علی نور الملتی والدین شطونوفی قدس سرہ الصافی الصوفی نے کتاب بھجیہ الاسرار شریف میں باسناد صحیحہ حضرت امام اجل سیدی احمد رفاعی قدس سرہ الرفعیہ پر حضور پر نور سید الاولیاء حضرت غوث الوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفضیل روایت فرمائی، نہ صرف اس امام جلیل و کتاب جمیل بلکہ خاک بدہن گستاخ جناب اقدس میں

³⁴ نسیم الریاض بحوالہ مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکز البسنت برکات رضا گجرات ہند ۲۳۸/۱

³⁵ نسیم الریاض بحوالہ مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکز البسنت برکات رضا گجرات ہند ۲۳۸/۱

نے حاضر ہو کر گردنِ نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اور خواجہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردنِ غوثِ اعظم پر قدم مبارک رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور اس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا: میں آپ کے فرزندوں اور ذریاتِ طیبات سے ہوں، اگر آج اس نعمت سے کچھ منزلت بخشے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا۔ فرمایا کہ: "تو محی الدین ہے اور جس طرح میرا قدم تیری گردن پر ہے اسی طرح کل تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔"

اور اس روایت کی دلیل یہ لکھی ہے کہ صاحب منزل اثنا عشریہ بھی تحفۃ القادریہ سے لکھتے ہیں اسی کتاب کے صفحہ ۵۸ سطر ۵ میں مرقوم ہے کہ:

"خواجہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہو کر سوار ہونے لگے براق نے شوخی شروع کی، جبریل علیہ السلام نے کہا: کیا بیچر متی ہے، تو نہیں جانتا کہ تیرا رقبہ کون ہے؟ خلاصہ ہر ہزار عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اٹھارہ ہزار جہانوں کے خلاصہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اللہ کے سچے رسول ہیں۔ ت) براق نے کہا کہ اے امین وحی الہی! تم اس وقت خفگی مت کرو مجھے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں ایک التماس ہے۔ فرمایا: بیان کرو۔ عرض کیا: آج دولت زیارت سے مشرف ہوں کل قیامت کے دن مجھ سے بہتر براق آپکی سواری کے واسطے آئیں گے، امیدوار ہوں کہ حضور سوائے میرے اور کسی براق کو پسند نہ فرمائیں۔"

صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہیں کہ: "وہ براق خوشی سے پھولانہ سما یا اور اتنا بڑھا اور اونچا ہوا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اور پاؤں رکاب تک نہ پہنچا۔"

پس استفسار اس امر کا ہے کہ آیا یہ روایت صحاح ستہ وغیرہ احادیث و شقائق قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ فن میں موجود ہے یا نہ۔ بیان کاف و شاف بالاسانید من المعتمدات بالسطر والنقصیل جزا کم اللہ خیرا۔ بینوا تو جروا (معتبر و معتمد سندوں کے ساتھ کافی و شافی بیان پوری شرح و تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ بیان کرو اجر پاؤ گے۔ ت)

الجواب:

کتب احادیث و سیر میں اس روایت کا نشان نہیں۔ رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر، بلکہ صریحاً باطل و موضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اثنا عشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری نہ کہیں اس کا

تذکرہ دیکھا۔

تحفہ قادریہ شریف اعلیٰ درجہ کی مستند کتاب ہے اس کے مطالعہ بالاستیعاب سے بارہا مشرف ہوا، جو نسخہ میرے پاس ہے یا اور جو میری نظر سے گزرا ان میں یہ روایات اصلاً نہیں۔^۱ عہ

بایں ہمہ اس زمانہ کے مفتیان جہول، محظیان غفول^۲ عہ نے جو اس کا بطلان یوں ثابت کرنا چاہا کہ سدرۃ المنہتی سے بالا عروج کیا اور اس میں معاذ اللہ حضور اقدس و انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفضیل نکلتی ہے^۳ عہ یہ محض تعصب و جہالت ہے جس کا رد فقیر نے ایک مفصل فتویٰ میں سترہ سال ہوئے کیا، جبکہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کھٹور ضلع سورت سے ایک سوال آیا تھا۔^۴ عہ

فاضل عبدالقادر قادری ابن شیخ محی الدین اربلی نے کتاب "تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر" رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ روایت لکھی ہے^۵ عہ اور اسے جامع شریعت و حقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمہ اللہ

عہ ۱: تحفہ قادریہ، حضرت شاہ ابوالعالی قادری (۱۱۱۶ھ) کی فارسی تالیف ہے جس میں حضور غوث الوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات اور کرامات کا تذکرہ ہے۔ آپ اپنے وقت کے سربراہ آردہ مشائخ میں شمار ہوتے ہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے آپ کے ارشاد پر اشعۃ الملت اور شرح فتوح الغیب مکمل فرمائی۔ آپ کا نزار لاہور میں واقع ہے۔

تحفہ قادریہ کے قلمی نسخے اکثر کتب خانوں میں موجود ہیں، اصل فارسی نسخہ تاحال طبع نہ ہوا، البتہ اس کا اردو ترجمہ (۱) سیرت الغوث مولفہ محمد باقر نقشبندی (۱۳۲۳ھ) مطبع مٹھی نوکسٹور پریس لاہور اور (۲) تحفہ قادریہ (اردو ترجمہ) مولفہ مولانا عبدالکریم (۱۳۲۴ھ) ملک فضل الدین تاجر کتب لاہور کے ناموں سے شائع ہو چکے ہیں۔

عہ ۲: جاہل، غافل اور خطا کار مفتی۔

عہ ۳: دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی، مدرسہ دیوبند کے اساطین مولوی خلیل احمد اور مولوی رشید احمد نیسپٹھوی کے فتاویٰ کی تردید ہو رہی ہے، یہ فتاویٰ موجودہ رسالہ مبارکہ میں شامل کر دیے گئے ہیں۔

عہ ۴: ملاحظہ ہو مسئلہ ثانیہ رسالہ ہذا۔

عہ ۵: تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، المتنبیۃ الاولیٰ، سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ، فیصل آباد، ص ۲۵، ۲۴

کی کتاب حرز العاشقین سے نقل کیا ہے۔ اور ایسے امور میں اتنی ہی سند بس ہے۔ اس کا بیان فقیر کے دوسرے فتوے میں ہے جس کا سوال ۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۰ھ کو اوجین سے آیا تھا، ^{عہ} وباللہ التوفیق، واللہ تعالیٰ اعلم (اور توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور اللہ تعالیٰ خوف جانتا ہے۔ ت)

رسالہ
فتاویٰ کرامات غوثیہ
ختم ہوا۔
